ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:29 جنوری 1954

کرنال سنگھ ودیگر

بنام

سٹیٹ آف پنجاب

[بھگوتی، جگنا داداس اور وینکٹارامآ ایر جسٹس صاحبان]

مجموعہ تعزیرات بھارت (ایکٹ XLV،سال 1860)، دفعات 34 اور 149 -کا دائرہ کار-دفعہ 302 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 149 کے تحت الزام عائد-دفعہ 302 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 34 کے تحت سزا-آیا درست۔

یہ دلیل دی گئی کہ دفعہ 34 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 34 کے تحت اپیل گزاروں کی سزا غیر قانونی تھی جب ان پر صرف دفعہ 149 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 302 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا کیونکہ دفعہ 149 کا دائرہ کار دفعہ 34 سے مختلف تھا، کہ اگرچہ دفعہ 149 کے تحت جو چیز درکار تھی وہ ایک مشترکہ مقصد کا ثبوت تھا، لیکن دفعہ 34 کے تحت مشترکہ ارادہ قائم کرنا ضروری ہوگا اور اس لیے جب ملزم کے مجموعہ تعزیرات بھارت 149 کے تحت تھا، تو اسے دفعہ 34 کے تحت اپیل میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

حکم ہوا کہ یہ سچ ہے کہ دونوں حصوں کے درمیان کافی فرق ہے لیکن وہ بھی کسی حد تک ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور یہ ایک سوال ہے جس کا تعین ہر معاملے کے حقائق پر کیا جانا چاہیے کہ آیا دفعہ 149 کے تحت الزام دفعہ 34 کے تحت آنے والی بنیاد سے ملتے جلتے ہے۔اگر مشترکہ مقصد جو دفعہ 149 کے تحت الزام کا موضوع ہے ضروری نہیں کہ اس میں مشترکہ ارادہ شامل ہو، تو دفعہ 149 کے لیے دفعہ 34 کے متبادل کا نتیجہ ملزم کے لیے تعصب کا باعث بن سکتا ہے اور اس لیے اس کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔لیکن اگر ثابت کیے جانے والے حقائق اور دفعہ 149 کے تحت الزام کے حوالے سے پیش کیے جانے والے ثبوت ایک جیسے ہوں گے اگر الزام دفعہ 34 کے تحت تھا، تو دفعہ 34 کے تحت ملزم پر الزام لگانے میں ناکامی کا نتیجہ کسی تعصب کا باعث نہیں بن سکتا اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایسے معاملات میں دفعہ 149 کے لیے دفعہ 34 کا متبادل ایک رسمی معاملہ ہونا چاہیے۔ قانون کی ایسی کوئی وسیع تجویز نہیں ہے کہ دفعہ 34 کا کوئی سہارا نہیں لیا جا سکتا جب کہ الزام صرف دفعہ 149 کے تحت ہو۔

اس طرح کا سہارا لیا جا سکتا ہے یا نہیں اس کا انحصار ہر معاملے کے حقائق پر ہونا چاہیے۔

موجودہ مقدمے کے حقائق اس طرح کے اقدام کی ضمانت دیتے ہیں۔

دلیپ سنگھ بنام ریاست پنجاب (اے آئی آر 1953 ایس سی 364)، بریندر کمار گھوش بنام ایمپرر (آئی ایل آر 52 کلکتہ 197 پی سی)، لکمان سنگھ بنام ریاست ([1952] ایس سی آر 839) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 64، سال 1953۔

سیشن کیس نمبر 50، سال 1952 اور ٹرائل نمبر 57، سال 1952 میں ایڈیشنل سیشن جج، فیروز پور کی عدالت 15 دسمبر 1952 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل نمبر 60، سال 1953 میں شملہ (فالشاو اور کپور جسٹس صاحبان) میں ریاست پنجاب کی عدالت عالیہ کے 9 جون 1953 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے جے گوپال سیٹھی (آر ایل کوہلی، ان کے ساتھ)۔

جواب دہندہ کے لیے پورس اے مہتا۔

29.1954 جنوری۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس وینکٹاراما ائیر نے سنایا۔

یہ کرنیل سنگھ اور ملکیات سنگھ کی طرف سے پنجاب کی عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے جس میں فیروز پور کے ایڈیشنل سیشن جج کی طرف سے مجموعہ تعزیرات بھارت 302 کے تحت ان کی سزا کی تصدیق کی گئی ہے اور انہیں سزائے موت سنائی گئی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نچلی عدالتوں کے ذریعہ پائے جانے والے حقائق مندرجہ ذیل ہیں: ایک طرف اپیل گزاروں اور ان کے فریق اور دوسری طرف متوفی گر بکش سنگھ اور ان کے فریق کے درمیان دیرینہ دشمنی رہی تھی، جس کے نتیجے میں متعدد جرائم ہوئے اور عدالت میں کارروائی ہوئی۔ 27 جنوری 1952 کو، غروب آفتاب کے وقت، گر بخش سنگھ سابتھ پر اپنے گھر کے اندر بیٹھے تھے اور ان کی بہن مسماۃ بھولن باورچی خانے میں تھیں۔ اس کے بعد اپیل گزار اور ان کے لوگ رائفلوں سے لیس ہو کر اس جگہ پر آئے اور گر بخش سنگھ کے گھر کی چھت پر چڑھ گئے اور انہیں باہر آنے کا چیلنج دیا۔ گر بکش سنگھ اور مسماۃ بھولن کوٹھا کے پاس گئے اور اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ پھر اپیل گزاروں اور ان کے آدمیوں نے چھت میں بیلچوں سے سوراخ کیے، آتش گیر مواد، جیسے خشک ٹہنیوں کو بھڑکایا، اور انہیں سوراخوں کے بذریعے کوٹھا کے اندر پھینک دیا اور عمارت میں آگ لگا دی۔ گر بکش سنگھ اور مسماۃ بھولن دونوں اندر رہ گئے اور جل کر ہلاک ہو گئے۔ گور بخش سنگھ کا ایک بھائی دیو، جو اس وقت دور تھا، استغاثہ کے مطابق پکڑا گیا جب وہ بعد میں سامنے آیا، اسے شعلوں میں پھینک دیا گیا اور اسے بھی جلا کر ہلاک کر دیا گیا۔ دریں اثنا، گواہ استغاثہ 13 گرنام سنگھ، جو گر بخش سنگھ اور اس کے پڑوسی کا چچا زاد بھائی ہے، گاؤں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور آٹھ میل دور (نمائش PQ) نہال سنگھ والا کے پولیس اسٹیشن میں اس واقعہ کی اطلاع دی۔ یہ اطلاع ملنے پر پولیس سب انسپکٹر، گواہ استغاثہ 25، کانسٹیبلز کے ایک دستے اور گرنم سنگھ کے ساتھ گاؤں گئے۔ اس نے گھر کو زیادہ تر جلا ہوا پایا اور وہاں سے تین لاشوں کی جلی ہوئی باقیات برآمد ہوئیں اور ان کی شناخت گر بکش، دیو اور مسماۃ بھولن کے طور پر ہوئی۔ اپیل کنندہ کرنیل سنگھ کو دراصل اس جگہ پر دیکھا گیا اور موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ ملکیات سنگھ جس کا ذکر نمائش PQ میں شرکاء میں سے ایک کے طور پر کیا گیا تھا، اس کے گھر میں گولیوں کے زخموں کے ساتھ پایا گیا اور اسے گرفتار بھی کیا گیا۔ بالآخر اپیل گزاروں سمیت آٹھ افراد پر بھارتی مجموعہ تعزیرات بھارت 148 کے تحت فرد جرم عائد کی گئی، جس میں گور بخش سنگھ کے گھر کو جلانے اور اسے، ڈیر اور مسماۃ بھولن کو قتل کرنے کے مقصد سے غیر قانونی طور پر اکٹھا ہونے کا الزام لگایا گیا، اور ان کے قتل کے لیے دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 242 کے تحت الزام عائد کیا گیا۔ ایڈیشنل سیشن جج، فیروز پور نے فیصلہ دیا کہ دو ملزموں کے خلاف مقدمہ شک سے بالاتر نہیں تھا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

اور اس کے مطابق انہوں نے انہیں بری کر دیا۔ انہوں نے اپیل گزاروں سمیت چھ دیگر افراد کو دفعہ 148 اور دفعہ 302 کے ساتھ ساتھ دفعہ 149 کے تحت مجرم قرار دیا اور انہیں موت کی سزا سنائی۔ اپیل پر، پنجاب عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے فیصلہ دیا کہ "اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ یہ واقعہ کم و بیش استغاثہ کے گواہوں کی طرف سے بیان کردہ خطوط پر پیش آیا، اور مجرموں کا بنیادی مقصد اس کے اور ملزم کے مرکزی شخصیت کے درمیان تلخ دشمنی کے نتیجے میں متوفی گربکش سنگھ کا قتل ہونا چاہیے تھا" اور یہ کہ "اگرچہ یہ بہت اچھی طرح سے سچ ہو سکتا ہے کہ تمام چھ اپیل گزاروں نے اس واقعے میں حصہ لیا تھا"، اپیل گزاروں کے علاوہ چار ملزموں کے خلاف ثبوت ان کی سزا کو برقرار رکھنے کے لیے ناکافی تھے، کیونکہ یہ افراد کی گواہی پر مشتمل تھا۔ جو جائے وقوعہ سے 40 سے 50 فٹ کے فاصلے پر تھے اور جنہوں نے صرف اُنکی آواز سے مخصوص ملزم کی شناخت کرنے کا دعوی کیا تھا۔ اسی کے مطابق انہیں بری کر دیا گیا۔ پھر دو اپیل گزاروں کے خلاف کیس سے نمٹتے ہوئے انہوں نے مشاہدہ کیا کہ ان کے خلاف، دو چشم دید گواہوں، گرنم سنگھ (گواہ استغاثہ 13) اور مگھر سنگھ (گواہ استغاثہ 14) کے ثبوت موجود ہیں، کہ مگھر سنگھ قابل اعتماد گواہ نہیں تھا، کہ گرنم سنگھ کے ثبوت کے خلاف کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا، کہ اس کے باوجود صرف اس کے ثبوت کی بنیاد پر سزا سنانا غیر محفوظ ہو گا لیکن موقع پر کرنیل سنگھ کی موجودگی اور مالکیت سنگھ کے وجود پر زخموں کی موجودگی نے گرنام سنگھ کے ثبوتوں کی کافی تصدیق کی۔ اس کے مطابق انہوں نے اپیل گزاروں کے خلاف سزا اور سزا کی تصدیق کی۔ چونکہ چار ملزموں کو اپیل میں بری کر دیا گیا تھا، فاضل ججوں نے دفعہ 149 کے تحت اپیل گزاروں کی سزا کو کالعدم قرار دے دیا اور اس کے لیے دفعہ 34، مجموعہ تعزیرات بھارت کو تبدیل کر دیا۔

اپیل گزاروں کی جانب سے دو دلائل پر زور دیا گیا ہے، کہ وہ ثبوت جو فاضل ججوں نے قابل اعتماد کے طور پر قبول کیے تھے، اپیل گزاروں کے جرم کو ثابت کرنے کے لیے ناکافی تھے اور یہ کہ دفعہ 34 کے تحت ان کی سزا بری تھی کیونکہ اس دفعہ کے تحت ان کے خلاف کوئی الزام نہیں بنایا گیا تھا۔ پہلے نکتے پر، اپیل گزاروں کے قابل وکیل کی دلیل یہ تھی کہ یہ مؤقف اختیار کرنے کے بعد کہ واحد چشم دید گواہ جس کا ثبوت اعتبار کے لائق تھا، گواہ استغاثہ 13 تھا، اور یہ کہ اس کے ثبوت پر بھی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس وقت تک کارروائی نہیں کی جاسکتی جب تک کہ اس کی تصدیق نہ ہو جائے، فاضل ججوں نے یہ مؤقف اختیار کرنے میں غلطی کی کہ اپیل گزاروں کے خلاف ایسی تصدیق کی گئی تھی۔ عدالت نے گواہ استغاثہ 13 کے ثبوت کی تصدیق کے طور پر جس حالات پر انحصار کیا وہ یہ تھا کہ اپیل کنندگان جائے وقوعہ پر موجود تھے اور اس کے لیے ان کی طرف سے کوئی تسلی بخش وضاحت نہیں تھی۔ جہاں تک گواہ استغاثہ 25 کے پولیس سب انسپکٹر کرنیل سنگھ کا تعلق ہے، دراصل اس نے اسے ہاتھ میں نیزہ لے کر جلتے ہوئے گھر سے باہر نکلتے ہوئے پایا۔ اس کے وجود پر چوٹیں تھیں اور اس کا پاجامہ خون آلود تھا۔ اسے موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا اور نیزہ اور پاجامے کو ضبط کر کے نمائش P-12 اور P-20 کے طور پر نشان زد کر لیا گیا۔ جہاں تک ملکیات سنگھ کا تعلق ہے، ان کا نام ابتدائی اطلاعی رپورٹ، نمائش PO میں ذکر کیا گیا تھا، اور گواہ استغاثہ 25 اس کے گھر گئے اور اسے گولیوں کے زخموں کے ساتھ پایا اور اسے گرفتار کر لیا۔ کرنیل سنگھ کی طرف سے دفعہ 342، مجموعی ضابطہ فوجداری کے تحت دیے گئے بیان میں انہوں نے کہا کہ جب انہوں نے گرنم سنگھ کے گھر کو آگ لگاتے دیکھا تو وہ وہاں گئے اور مجرموں نے ان پر حملہ کیا، کہ ملکیات سنگھ ان کی مدد کے لیے وہاں آئے، جب وہ مجرموں سے لڑ رہے تھے تو ان پر حملہ کیا گیا اور ملکیات سنگھ کو گولی لگی اور اس کے بعد وہ اپنے گھروں کو چلے گئے۔ ملکیات سنگھ کا بیان بھی اسی طرح کا تھا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ کوئی دوسرا شخص یا افراد ان کارروائیوں کا ذمہ دار تھا اور اس لیے فاضل ججوں نے اپیل گزاروں کی اس وضاحت کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا کہ "انہیں یہ چوٹیں اپنے سخت ترین دشمن کی طرف سے کچھ نامعلوم حملہ آوروں کے خلاف مداخلت کرتے ہوئے آئیں۔"

اپیل گزاروں کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا ہے کہ واقعہ کی جگہ پر کرنیل سنگھ کی محض موجودگی کا اپنے آپ میں کوئی مطلب نہیں ہو گا اور یہ صرف اس صورت میں تصدیق کے مترادف ہو گا جب کوئی مزید مجرمانہ فعل ثابت ہو جائے۔ ملکیات سنگھ کے حوالے سے یہ دلیل دی گئی کہ گولیوں کے زخموں کا وجود بے نتیجہ ہو گا کیونکہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ کیسے ہوئے۔ یہ دعوی کیا گیا کہ فاضل ججوں کا یہ نظریہ کہ گوربخش سنگھ نے خود چھت پر رہتے ہوئے سوراخ کے بذریعے اس پر گولی چلائی ہو گی، شواہد سے مکمل طور پر غیر مصدقہ تھا اور زخموں کی نوعیت اور اس حقیقت کے معاملے میں طبی شواہد کی مخالفت کرتا تھا کہ گھر سے کوئی بندوق برآمد نہیں ہوئی تھی، اور اس کے مطابق ملکیت سنگھ کو گوربخش سنگھ کے گھر کے واقعے سے جوڑنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ ملزم کے اس جگہ پر اپنی موجودگی کا اعتراف کرنے کے بیانات کے حوالے سے لیکن یہ وضاحت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کرتے ہوئے کہ کچھ مجرموں نے گھر کو آگ لگادی تھی اور اس کے بعد وہ وہاں گئے تھے، یہ دلیل دی گئی کہ اگر بیانات پر غور کرنا ہے تو انہیں مجموعی طور پر لیا جانا چاہیے اور یہ کہ مجرمانہ حصے کو قبول کرنا اور اس کے معافی والے حصے کو مسترد کرنا مناسب نہیں تھا اور ہنومنت بنام ریاست مدھیہ پردیش ([1]) میں اس عدالت کے مشاہدات، صفحہ 1111 پر اس موقف کی حمایت میں انحصار کیا گیا تھا۔ اپیل گزاروں کے مطابق نتیجہ یہ ہے کہ ان کی سزا کی حمایت کرنے کے لیے گواہ استغاثہ 13 کے ثبوت کی کافی تصدیق نہیں تھی۔

اس دلیل کے پیش نظر شواہد کی جانچ کرنا ضروری ہے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ ہر اپیل کنندہ کے خلاف کیا تصدیق ہے۔ جہاں تک کرنیل سنگھ کا تعلق ہے، شواہد میں ظاہر کیے گئے حالات کے تحت جائے وقوع پر گواہ استغاثہ 13 کے ثبوت کی تصدیق کرنے کے لیے کافی ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ گرنم سنگھ منظوری دینے والا نہیں ہے۔ وہ ایک گواہ ہے جس کے خلاف فاضل ججوں کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا اور اگر انہیں اس کے ثبوت کی تصدیق کی ضرورت تھی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ متوفی کا رشتہ دار تھا اور اس کی واحد گواہی کی بنیاد پر سزا سنانا محفوظ نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ایسے معاملات میں جو تصدیق درکار ہوتی ہے وہ کسی سرکاری گواہ کے ثبوت کی حمایت کرنے کے لیے ضروری نہیں ہوتی بلکہ "ان کے سامنے موجود شواہد کو یقین دلانے اور انہیں مطمئن کرنے کے لیے کافی ہوگی کہ مخصوص افراد واقعی متوفی کے قتل میں ملوث تھے۔" (لکشمن سنگھ بنام ریاست ([1]))۔ کرنیل سنگھ کو موقع پر نیزہ اور خون آلود پاجامے کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا، اور یہ شواہد کے ٹکڑے ہیں جو اس نتیجے کی تائید کرتے ہیں کہ وہ جرم میں ملوث تھا۔

ملکیات سنگھ کا معاملہ زیادہ مشکل پیش کرتا ہے۔ اسے اس کے گھر میں اس کے شخص پر گولیوں کے زخموں کے ساتھ گرفتار کیا گیا تھا اور جب تک کہ یہ ثابت نہ ہو سکے کہ انہیں جائے وقوعہ پر موصول کیا گیا تھا جو اسے جرم سے جوڑنے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ نمائش PQ میں اس کے نام کا ذکر کافی تصدیق نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ابتدائی مرحلے میں صرف گواہ استغاثہ 13 کا بیان ہے اور یہ آزاد ثبوت نہیں ہے۔ دفعہ 342، مجموعی ضابطہ فوجداری کے تحت ملزم کے بیان کے حوالے سے، یہ سچ ہے کہ اگر اسے اعتراف کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اسے مجموعی طور پر پڑھنا چاہیے؛ لیکن جہاں یہ الگ اور الگ معاملات پر مشتمل ہوتا ہے، اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ کسی معاملے میں موجود اعتراف پر دوسرے معاملات سے متعلق بیانات کے حوالے کے بغیر انحصار نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس معاملے میں اپیل کنندہ کا یہ اعتراف کہ وہ جائے وقوعہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

پر یا اس کے قریب موجود تھا، اس کی وضاحت سے الگ اور الگ ہے کہ اسے چوٹیں کیسے آئیں۔ فاضل ججوں نے، ہماری رائے میں، اپیل کنندہ کے اس بیان پر یقین نہیں کیا کہ گھر کو گر بکش سنگھ کے کچھ نا قابل دشمنوں نے جلایا تھا اور یہ کہ انہوں نے ہی اسے قتل کیا تھا، ہمیں اپیل کنندہ کے اس بیان پر کوئی اعتراض نظر نہیں آتا ہے کہ وہ واقعہ کے مقام پر موجود تھا جسے اعتراف کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایک اور تصدیق جس پر فاضل ججوں نے بھروسہ کیا وہ یہ تھا کہ ان کے خیال میں گولیوں کے زخم ملکیات سنگھ کو گر بکش سنگھ کے گھر پر ملے ہوں گے۔ انہوں نے متبادل میں اس نکتے پر اپنا نتیجہ پیش کیا۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ زخم گھر کے اندر سے گر بکش سنگھ کی فائرنگ سے ہوئے ہوں گے۔ لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور طبی ثبوت در حقیقت اس کی مخالفت کرتے ہیں اور جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے، متوفی کے گھر سے کوئی بندوق بر آمد نہیں ہوئی۔ متبادل میں، انہوں نے مشاہدہ کیا کہ چوٹیں اس کے اپنے ہی میل سے لگنے والے شاٹ کی وجہ سے ہو سکتی ہیں۔ اس نظریے کی تائید گواہ استغاثہ 14 کے شواہد سے ہوتی ہے جس نے بیان دیا کہ جب واقعات جاری تھے، ملکیات سنگھ نے کہا کہ اسے اس کے ہی ایک آدمی نے گولی ماردی تھی اور پھر وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کے لیے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ چونکہ فاضل ججوں نے مقدمے کی گواہی 14 کے ثبوت پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تھا، اس لیے متبادل تجویز کو ثبوت کے ذریعے غیر مصدقہ قرار دیتے ہوئے مسترد کیا جانا چاہیے۔ گواہ استغاثہ 14 کے بارے میں تمام فاضل ججوں نے جو تبصرہ کیا وہ یہ تھا کہ "گھر سنگھ کے ثبوت پر بہت زیادہ انحصار کرنا ناممکن تھا"۔ لیکن پھر انہوں نے اس نکتے پر اس کے ثبوت کا بھی واضح طور پر حوالہ دیا (ریکارڈ کے صفحہ 61 کے ذریعے) اور اسے ممکنہ متبادل میں سے ایک کے طور پر قبول کیا (صفحہ 65 کے ذریعے)۔ اور ان کے اس نتیجے پر کہ چوٹیں واقع ہونے کی جگہ پر موصول ہوئی ہوں گی اور یہ نظریہ کہ گر بکش سنگھ نے گولی چلائی تھی، منفی ہونے کی وجہ سے، یہ ماننے میں کوئی دشواری نہیں ہے کہ وہ اس مقام پر گواہ استغاثہ 14 کے ثبوت کو قبول کرنے کے لیے تیار تھے۔ اس طرح یہ بتانے کے لیے کافی مواد موجود ہیں کہ گولیوں کے زخم ملکیات سنگھ کو گر بکش سنگھ کے گھر میں ملے تھے اور یہ گواہ استغاثہ 13 کے ثبوت کی کافی تصدیق ہے۔ اس نقطہ نظر میں ہمیں پہلے دلیل کو ختم کرنا چاہیے۔

پھر اگلا سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ کو دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت سزا دینا، جب کہ ان پر صرف دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا، غیر قانونی تھا۔ اپیل گزاروں دلیل یہ ہے کہ دفعہ 149 کا دائرہ کار دفعہ 34 سے مختلف ہے، کہ اگرچہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دفعہ 149 کے لیے مشترکہ مقصد کا ثبوت درکار ہے، لیکن دفعہ 34 کے تحت مشترکہ ارادہ قائم کرنا ضروری ہوگا اور اس لیے جب ملزم کے خلاف دفعہ 149 کے تحت الزام ہے تو اسے دفعہ 34 کے تحت اپیل میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ دلیپ سنگھ بنام ریاست پنجاب (1) میں اس عدالت کے درج ذیل مشاہدات پر اس موقف کی حمایت میں بھروسہ کیا گیا:-

"نہ ہی اس معاملے میں دفعہ 34 کا سہارا لینا ممکن ہے کیونکہ اپیل گزاروں پر متبادل میں بھی اس کا الزام نہیں لگایا گیا ہے اور دفعہ 34 کے ذریعہ مطلوبہ مشترکہ ارادہ اور دفعہ 149 کے ذریعہ مطلوبہ مشترکہ مقصد ایک ہی چیز سے دور ہیں۔"

یہ سچ ہے کہ دونوں حصوں کے درمیان کافی فرق ہے لیکن جیسا کہ لارڈ سمنر نے بریندر کمار گھوش بنام ایمپرر (2) میں مشاہدہ کیا ہے، وہ بھی کسی حد تک ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور یہ ایک سوال ہے جس کا تعین ہر معاملے کے حقائق پر کیا جانا چاہیے کہ آیا دفعہ 149 کے تحت الزام دفعہ 34 کے تحت آنے والی بنیاد سے ملتے جلتے ہے۔ اگر مشترکہ مقصد جو دفعہ 149 کے تحت الزام کا موضوع ہے ضروری نہیں کہ اس میں مشترکہ ارادہ شامل ہو، تو دفعہ 149 کے لیے دفعہ 34 کے متبادل کا نتیجہ ملزم کے لیے تعصب کا باعث بن سکتا ہے اور اس لیے اس کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ لیکن اگر ثابت کیے جانے والے حقائق اور دفعہ 149 کے تحت الزام کے حوالے سے پیش کیے جانے والے ثبوت ایک جیسے ہوں گے اگر الزام دفعہ 34 کے تحت تھا، تو دفعہ 34 کے تحت ملزم پر الزام لگانے میں ناکامی کا نتیجہ کوئی تعصب نہیں ہو سکتا اور ایسے معاملات میں دفعہ 149 کے لیے دفعہ 34 کا متبادل ایک رسمی معاملہ ہونا چاہیے۔ ہم دلیپ سنگھ بنام ریاست پنجاب (1) کے مشاہدات کو اس وسیع تجویز کے لیے ایک اختیار کے طور پر نہیں پڑھتے کہ قانون میں دفعہ 34 کا کوئی سہارا نہیں ہو سکتا جب کہ الزام صرف دفعہ 249 کے تحت ہو۔ اس طرح کا سہارا لیا جا سکتا ہے یا نہیں اس کا انحصار ہر معاملے کے حقائق پر ہونا چاہیے۔ یہ لکشمن سنگھ بنام ریاست (2) میں اس عدالت کے نقطہ نظر کے مطابق ہے جہاں دفعہ 149 کے لیے دفعہ 34 کے متبادل کو اس بنیاد پر برقرار رکھا گیا تھا کہ حقائق ایسے تھے کہ ملزم پر متبادل طور پر دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت، یا دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت الزام عائد کیا جا سکتا تھا۔

اس نقطہ نظر سے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کرتے ہوئے نتائج یہ ہیں کہ دونوں اپیل کنندگان جن کی گربکش سنگھ کے ساتھ دیرینہ دشمنی تھی، اس کے گھر کی چھت پر چڑھ گئے اور اسے آگ لگا دی،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جس سے متوفی اور مسماۃ بھولن زد میں آ گئے۔ اگر دفعہ 149 کے تحت گھر کو جلانا اور گربکش سنگھ کی موت کا سبب بننا ان کا مقصد تھا، تو دفعہ 34 کے تحت بھی یہی ان کا ارادہ تھا۔ اس کیس کے حقائق پر اس مقصد اور ارادے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہو سکتا جس کے ساتھ جرائم کا ارتکاب کیا گیا تھا۔ ہماری توجہ اس الزام کے الفاظ کی طرف بھی مبذول کرائی گئی جس میں دفعہ 149 کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مشترکہ مقصد کے مقدمے میں ملزم نے جان بوجھ کر گھر کو آگ لگا دی اور گربکش سنگھ اور مسماۃ بھولن کو قتل کر دیا۔ ہم مطمئن ہیں کہ نچلی عدالت کی طرف سے الزام میں 149 کی جگہ دفعہ 34 کو تبدیل کرنے کے نتیجے میں اپیل کنندہ کے ساتھ کوئی تعصب نہیں ہوا ہے اور اس لیے یہ اعتراض کے لیے کھلا نہیں ہے۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل گزاروں کے لیے ایجنٹ: نونیت لال۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: آر ایچ دھیبر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document